UNIVERSAL
LIBRARY

والله یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

مسائل وہابیاں گستاخ

۱۲۹۷ھ

در مطبع افضل المطابع سعید الاخبار طبع شد

١٩٩٧ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ خاتم النبیین شفیع المذنبین بالیقین سیدنا مولٰنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد و صلوٰۃ کے سعید الدین حسین نام مشہور بہ چودھری میاں جان المتخلص بہ سعید حسین حنفی اہل اسلام کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ دریں ولا اس ملک کے بعض شہروں میں فرقہ وہابیہ کلمات گستاخی و اہانت شان ائمہ و اولیا و حضرات انبیا بلکہ جناب سید الانبیا افضل جمیع مخلوقات خدا شفیع روز جزا حضرت خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بڑی زبان درازی و بیباکی کے ساتھ مجامع و مجالس میں زبان پر لاتے ہیں تا بحدیکہ نوبت گستاخی کی طرف جناب حضرت حق سبحانہ کے پہنچا دی ہے اسی طرح طرح کی مسائل خلاف اہل دین کے عقائد و فقہ میں مشہور کرکے اہل اسلام کو عموماً اور اہل سنت حنفیین کو خصوصاً کافر و مشرک و بدعتی و بے ایمان بتلاتے ہیں مگر کبھی وقت مناظرہ کے جب قابو دیکھتے ہیں کو صاف انکار کر جاتے ہیں لہٰذا حسب خواست احباب دینی کے واسطے نفع برادران اسلام یہ رسالہ مختصرہ مسمی بہ مسائل وہابیان گستاخ کہ نام تاریخی ہے بطور فہرست جمل مسائل وہابیہ کے لکھا گیا اور حوالہ انکے رسائل کا کیا گیا ◆

کیفیت ظہور فرقہ وہابیہ نجدیہ قرن الشیطان و شیوع
آن فتنہ در ہندوستان

ظاہر ہو کہ فرقہ وہابیہ عبارت ہے اتباع و معتقدین عبد الوہاب نجدی سے جنہوں نے اہل سنت کو بلکہ
جمیع اہل اسلام کو عموما مشرک اور اپنے کو موحد ٹھیرا کر ایک مذہب جدید اگلے بدمذہبوں کی باتوں
سے چنکر کچھ اپنی طرف سے ملا کر نکالا تھا پھر بعد مرنے عبد الوہاب نجدی کے اوسکی اتباع نے اہل
حرمین شریفین کو مشرک ٹھیرا کر ملک نجد سے خروج کر کے بڑا ظلم و تغلب میں شریفین پر
تسلط پا کر فساد مچایا تھا اور علماء حرمین شریفین و مصر و روم و شام نے اون شیاطین کو
گمراہ بتلایا اور خارج از مسلمین ٹھیرایا یہانتک کہ بحکم سلطان روم و مصر کے اونپر جہاد ہوا
اور وہ ہلاک ہو گئے پر شہرہ یہ حال ہے متواتر تمام اہل اسلام پر ظاہر ہے محتاج سند کا نہیں
مگر چونکہ رسالہ ہدایۃ المبتدعین میں مولوی امیر حسن سہسوانی نے شاگرد مولوی عبد الجبار
سہسوانی کے اسکا انکار کیا ہے اور وہابیہ و عبد الوہاب کی تعریفیں لکہی ہیں اور اونکی براءت
ظلم و فساد و بدمذہبی سے دعوی کیا ہے لہذا اونکی اسکات و الزام کے واسطے ایک سند معتمد کا بیان
کرنا مناسب معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ اوسی رسالہ ہدایۃ المبتدعین میں کتاب رد المختار شرح
در مختار سے سند پکڑی ہے اور اسکو کتب معتمدہ میں افضل ٹھیرایا ہے اور مولوی امیر حسن سہسوانی
کے اوستاد میاں بشیر الدین قنوجی اور اونکے اوستاد الاوستاد نذیر حسین دہلوی بھی
اوس سے اپنی کتابوں میں سند لاتے اور تعریفیں کرتے ہیں اوسمیں جو احوال وہابیہ کی بد مذہبی
و فساد کا حال اسطرح مرقوم ہے کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین

خرجوا من نجد وتغلبوا على الحرمين وكانوا ينتحلون مذهب الحنابلة لكنهم اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم مشركون واستباحوا بذلك قتل اهل السنة وقتل علمائهم حتى كسر الله شوكتهم وخرب بلادهم وظفر بهم عساكر المسلمين عام ثلث وثلثين ومائتين والف انتهى باب البغاة جلد سوم مطبوعہ مصر صفحہ ۳۰۹- اور اگر آپ لوگ وغیرہ کسی علت سے کتاب رد المحتار کو بھی اعتبار اور اوسکے مصنف کو بدمذہب قرار دیں اور اپنی بات سے منحرف ہو جائیں اور کسی شخص خارج از اسلام کی سند چاہیں تو تواریخ انگلستان کو دیکہیں کہ اونمین بھی وہابیہ کے ظلم و فساد کا اور قتل اہل حرمین شریفین کا حال مذکور ہے بالجملہ یہہ حال ہے عرب کے وہابیہ کا ہندوستان مین مولوی اسمعیل دہلوی نے برخلاف تمام اکابر علما و اولیاء سابقین اور برخلاف اپنے بزرگون کے جیسے شاہ عبدالعزیز صاحب و شاہ رفیع الدین صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالرحیم صاحب کے بہ اتباع وہابیہ نجدیہ کے مسلمانونکو کافر و مشرک و بدعتی و بے ایمان ٹہیرانیکے لئے تقویۃ الایمان و ایضاح الحق وغیرہ نام رسائل لکہے اونکے خاندان کے اکابر علما نے مانند مولوی مخصوص اللہ و مولوی محمد موسی صاحبان وغیرہم کے اونکی گمراہی کے بیان اور اونکے رد مین رسالے لکہے اسیطرح دوسرے علماء دہلی و لکہنو و کانپور و رامپور و بدایون و بریلی و گجرات و مدراس و حیدراباد و بمبئی وغیرہ کے صدہا اکابر علما نے تقریرا و تحریرا اونکا رد و ابطال کیا پہر بعد ہلاک ہونے مولوی اسمعیل دہلوی کے بہی متبعین مولوی اسمعیل نے جو اور رسائل بتائید تقویۃ الایمان

وغیرہ مخالف اہل سنت کے لکھی اور لکھتے ہین علماء اہل سنت وجماعت ہندوستان نے
ہر ایک کا رد کیا اور کرتے ہین اور پھر جب مسائل اسماعیلیہ کا استفسار و استفتاء
علماء حرمین شریفین سے کیا گیا ہمیشہ وہان سے بھی فتوی انکی گمراہی وتکفیر کے آتے
رہے اور آتے رہتے ہین چنانچہ اسماعیلیہ کے رد کی اکثر کتابین اور فتوی بمبئی اور کلکتہ
اور مدراس و بنگلور و دہلی و کانپور و لکھنو وغیرہ کے چھپے ہوئے معروف ومشہور ہین
اب مسائل مذہب وہابیہ اسماعیلیہ کے اونکی کتابون سے لکھے جاتے ہین اور بالاجمال
اونکی مخالفت اہل سنت وجماعت سے بیان کیجاتی ہے واللّٰہ یہدی من یشاء
الی صراط مستقیم **پہلا مسئلہ** حق سبحانہ کو منزہ سمجھنا جہت ومکان سے
بدعت وگمراہی ہے یہہ مسئلہ ایضاح الحق مولفہ مولوی اسماعیل کے صفحہ ۳۶ مطبوعہ
افضل المطابع سے ظاہر ہے **فائدہ** تحفہ اثنا عشریہ مین ہے حق تعالی امکانی نیست واورا
جہتی از فوق وتحت متصور نیست وہمین ست مذہب اہل سنت وجماعت الخ **دوسرا مسئلہ**
حق سبحانہ کے واسطے ہاتھہ اور مونہہ اور صورت وغیرہ ثابت کرنا حق ہے اور اوسکو منزہ
اور پاک سمجھنا ایسی چیزون سے اور لفظ ید ووجہ وغیرہ کا جس جگہہ قرآن وحدیث مین آیا ہے
اوسکو ماؤل جاننا یا متشابہ قرار دینا گمراہی ہے اور داخل کرنا حق سبحانہ کی تنزیہ کا
جسم وصورت وغیرہ سے عقائد مین بدمذہبی اور بدعت ہے یہہ مسئلہ جناب نواب صدیق حسنخان صاحب
بہادر کی تصنیفات سے مانند رسالہ الاحتواء علی مسئلۃ الاستواء کے جو مطبع گلشن احمدی
مین چھپا ہے اور دوسرے رسائل سے ظاہر اور مولوی بشیر الدین قنوجی نے بھی اپنے رسائل مین

اسی کی تائید کی ہے اور مولوی اسماعیل نے رسالہ انتخاب العلم سے بھی یہی مذہب ظاہر ہو
قائدہ تحفہ اثنا عشریہ میں عقیدہ دوازدہم باریتعالی راجسم نیست وطول وعرض
وعمق ندارد و در جمیع ... اور بیان مذاہب شیعہ میں لکھا ہے سالمیہ
گویند که جسمی است ... بشکل انسان ... پنج انگشت وبینی ودہن ودست وپا ثابت کنند الخ
اور شرح عقائد وغیرہ سے بھی پاک ہونا حق سبحانہ کا ایسی چیزوں سے اہلسنت کے نزدیک
امر باطل ہونا اسکے خلاف کا ظاہر ہے تیسرے یہ مسئلہ کذب بشر کا محال نہیں ہے
اور قدرت بشری میں داخل ہے پس یہی حال حق سبحانہ کا ہونا چاہئے ورنہ قدرت انسانی
قدرت ربانی سے زیادہ ہو جائیگی یہ عقیدہ رسالہ یکروزی مولفہ مولوی اسمعیل
مطبوعہ حاشیہ ایضاح الحق صفحہ ۲ سے ثابت ہے قاعدہ قیاس حق سبحانہ کا انسان پر کرنا
اور اس دلیل سے امکان اسکے عیب نقصان کذب کا ثابت کرنا ایسا ہی ہے جیسا نصاری
امکان وجود ولد کا واسطے حق سبحانہ کے اور قادر ہونا اسکا اتخاذ زوجہ وولد پر دعوی
کرتے ہیں ... حق سبحانہ کے نقائص ومعائب قبائح کے امکان کا دعوی کرنا اور
اتخاذ زوجہ وولد خودکشی وغیرہ اور معائب پر جن پر بشر قادر ہے اس دلیل سے
حق سبحانہ کو قادر کہنا پیروی نصاری اور ہنود کی ہے اور اس مقام پر حاجت عدم ... کہنے
اہلسنت کی تعیین ہے کہ مولوی حیدر علی ٹونکی نے بھی رسالہ کلام الفاضل میں کفر ہونا
اس عقیدہ کا مسلم رکھا ہے مقام تعجب ہے کہ خود مولوی اسماعیل اور تمام علماء اسماعیلیہ محالات
و ممتنعات عقلیہ کو مثل اجتماع النقیضین وارتفاع النقیضین وغیرہ کے قدرت حق سبحانہ

مجملاً اکثر اسماعیلیہ اسی قیاس فاسد کی بنا پر جمیع عیوب و نقائص حق سبحانہ کو ممکن و مقدور بشر جانتے ہیں

خارج بتاتے ہین پہر باینہمہ عیوب و نقائص حق سبحانہ کو مثل کذب وغیرہ کے داخل
قدرت ٹھیرانا اور جو مقدور نجانے اوسکو کافر و گمراہ کہنا جیسا مذہب اسمٰعیلیہ کا ہے
محض جہالت و ضلالت ہے **چوتھا مسئلہ** قراءت سبعہ قرآن مجید کی جو متواترہ کہلاتی
ہین وہ متواتر نہین ہین اونکے اختلافات کو متواتر سمجھنا باطل ہے یہہ مسئلہ رسالہ
اکسیر فی اصول التفسیر مؤلفہ جناب نواب صدیق حسنخان صاحب بہادر مطبوعہ کانپور سے ثابت ہے
صفحہ ۴۸ مین ہے وآحادی بتواتر ہر واحد از سبعہ نزد فقہا بعشرہ وجہ و سد الخ اور یہی مذہب
از ربیت مولوی امیر حسن سہسوانی کا ہے چنانچہ مولوی امیر احمد و مولوی عبد الباری نے رسالہ
تنزیہ الفرقان کی جو تعریف و تقریظ بڑی شد و مد سے لکھی ہے اوس کتاب مین بھی
یہی مسئلہ مندرج ہے **فائدہ** اہل سنت کے نزدیک ساتون قراتین اور اون قراتون کے
اختلافات متواتر ہین شرح مسلم وغیرہ سے بخوبی ظاہر ہے **پانچوان مسئلہ** قرآن شریف کے
سمجھنے کے لئے اور اوسکی تحقیق کے واسطے علم کی ضرورت نہین یہہ عقیدہ شروع تقویۃ الایمان
سے ثابت ہے **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک علم عربیت کی اور علم ناسخ و منسوخ اور علم مجمل
و مفسر کا اور علم حقیقت و مجاز کا و سوا اسکے اور بہت علوم واسطے تحقیق قرآن شریف کے
درکار ہین کتب تفاسیر وغیرہ سے ثابت ہے **چھٹا مسئلہ** تحقیر و تصغیر و استخفاف و اہانت
کرنا شان انبیاء کرام علیہم السلام کی اور ایسے الفاظ لکہنا جنسے تحقیر و بیقدری و ہتک
اون حضرات کی پائی جاوے بیان مقام محمود و بڑائی حق سبحانہ مین اجب وغیرہ [illegible] یہہ
مسئلہ کتاب تنبیہ الغافلین مطبوعہ دہلی مین مذکور ہے اور مولوی اسمٰعیل وغیرہ نے

جو اپنی تصانیف مین کلمات گستاخی کے لکہے ہین اونکا بھی جواب ٹھیر الیا ہو اب اس
مقام پر چند مثالین تصغیر و تحقیر و استخفاف و اہانت کی جو اسماعیلیہ کیا کرتے ہین
بطور مشتی نمونہ از خروارے ناظرین کے اظہار سے سن لینا چاہیے مثال اول باوجودیکہ کتب
حدیث و فقہ مین تصریح ہے کہ نماز مین وقت پڑہنے التحیات کے نزدیک السلام علیک
ایہا النبی کے اپنے دلمین تصور ذات حضرت سرور عالم کا حاضر کرے اور اس لفظ کو بطور
انشا کے اپنے طرف سے پڑہے نہ بطور حکایت با اینہمہ اسماعیلیہ تصور و خیال جناب
رسالتمآب حضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کو نماز مین اپنی شقاوت سے معاذ اللہ بدتر تصور
گاؤ خر سے لکہتے ہین خود مولوی اسماعیل دہلوی نے بھی اسی مثال خبیث کو لکھا ہے
مطبوعہ میرٹہہ صفحہ ۹۵ مین موجود ہے مثال دوم اسماعیلیہ آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اور
جمیع انبیاء کرام کو ساتہہ بڑے بہائی کے تعبیر کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اونکی تعظیم بڑے
بہائی کی سی کیجے کہ ہم اور وہ سب انسان ہی ہین اور بندے عاجز یہہ دعوی بھی خود
مولوی اسماعیل نے کیا اور تقویۃ الایمان مین لکھا ہے مثال سوم اسماعیلیہ کہتے ہین کہ
انبیاء و اولیاء خدا تعالی کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہین یہہ گستاخی تقویۃ الایمان
مین ان لفظون سے چہاپی گئی اور یہہ یقینی جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چہوٹا وہ
اللہ تعالے کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے اور دوسری جگہہ اسطرح اشارہ تعریف کی ہمارا صاحب
خالق اللہ تعالے ہی ہے اور اوس نے ہمکو پیدا کیا ہے تو ہمکو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کامون پر اوسیکو
پکارین اور کسی سے ہم کو کیا کام جیسے کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے

ہر کام کا مختار ہے اسی ہم کہتا ہی دوسرے بادشاہ نہین کہتا اور کسی چوڑہی چمار کا تو کیا ذکر ہی مثال
چہارم اسماعیلیہ کہتے ہین کہ القاب انبیا علیہم السلام کے جیسے خلیل اللہ حبیب اللہ صرف ظاہری
مجازی ہین حقیقی و معنوی حقیقت ہین غلامی کی حد سے کوئی نہین بڑہ سکتا ہی تقویۃ الایمان مین
بہی لکہا ہی وہ مالک الملک اپنی بندونکو بہتیرا ہی نوازے اور کسیکو حبیب اللہ اور کسیکو خلیل اور کسیکو کلیم اللہ
کسیکو روح اللہ کا خطاب بخشی اور کسیکو رسول کریم اور مکین اور روح القدس روح الامین فرمادے مگر مالک مالک
مالک ہے اور غلام غلام کوئی بندگی کے رتبہ سے قدم باہر نہین رکہہ سکتا اور غلامی کی حد سے زیادہ
نہین بڑہ سکتا **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک ایسے لفظ یا ایسے کلمہ کا جس سے تصغیر و تحقیر و استخفاف و اہانت
شان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر انبیاء کرام کی صراحۃ یا اشارۃ لازم ہوتی ہو بالاجماع مستلزم
کفر ہی اور جو اس امر کو کفر نجانے وہ بہی کفر لازم ملی حاشیہ شرح وقایہ و دیگر کتب فقہ و حدیث مین اسکی
تصریح ہی اور جس امر لفظ سے کچہہ بہی بے ادبی لازم آتی ہو اوسکو اپنی طرف سے کہنا اور لکہنا جائز نہین اگرچہ
کسی آیت یا حدیث مین ایسا لفظ متشابہ ہو ہم پایہ چاہی مدارج النبوۃ وغیرہ مین ائمہ دین نے اسکی بہی تصریح
فرمادی ہی کہ ایسی آیات و احادیث سے استدلال کرنا اس امر پر ہرگز جائز نہین کہ وہ متشابہات کی قبیل سے
ہین **ساتوان مسئلہ** خلاف خاتم النبیین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی ختم نبوت کو اجماعی سمجہنا چاہیے بلکہ
ایک مسئلہ اتفاقی اہل اسلام کا ہی یہہ عقیدہ ذریت مولوی امیر حسن سہسوانی کا ہی رسالہ نصر المؤمنین
مطبوعہ کانپور صفحہ ۱۲ مین مصرح ہی **آٹھوان مسئلہ** آیت خاتم النبیین سے ثبوت آپکی آخر [illegible] ہونیکا
ظنی ہی نہ یقینی و قطعی یہہ عقیدہ بہی نصر المؤمنین صفحہ ۱۰ سے ظاہر ہے **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک
ختم نبوت آنحضرت صلعم یقینا بالاجماع ثابت ہی جو آپکو آخر الانبیا نجانے وہ کافر منکر ضروریات دین خارج از

مسلمین کے **نواں** مسئلہ جو حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ بعد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے
ممکن ہے یہ مسئلہ رسالہ تکذیب دوری مولوی عبد الحی کا ظاہر ہے **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک جو حاصل ہوتا ہے
بعد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے کو ممکن نہیں بلکہ بعض ائمہ دین نے تو یہ پایا ہے کہ
بطریق قائل وقوع نبی کا بعد حضرت خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خواہ زمانہ ماضی خواہ زمانہ حال
خواہ استقبال میں کافر ہے اور بطریق قائل تجویز و امکان نبی کا بھی بعد حضرت خاتم النبیین کے کافر ہوا امام
تورپشتی نے معتقدین لکھا ہے تہ آنکس کہ گوید کہ بعد از وی نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود وان کس
نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر ست انتہی ... یہاں بخاتم انبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
الخ **دسواں** مسئلہ حضرت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو منزہ بے مثل و مساوی سے کمالات و صفات مخصوصہ میں
اور افضل جاننا جمیع مخلوقات سے باطل ہے کہ چونکہ امثال آپکے جو مساوی فی المرتبہ آپکی ماہیت و صفات
کمال میں ہیں عالم میں موجود و متحقق ہیں یہ عقیدہ تو مولوی امیر حسن سہسوانی کا ہی رسالہ اثبات کے
صفحہ پر ستاسٹھ کے موجود ہیں کہ قائل ہو کر چھ مولوی کے بعد ایک مثل کم کر کے چھ مثل کے قائل ہوئے
چنانچہ ساطع الاحمدیہ میں بھی اسکا اقرار ہے **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک یہ عقیدہ محض کفر ہے جناب
آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک بے مثل و افضل جمیع مرسلین و انبیا اور اکمل تمام مخلوقات سے بعد خدا کے ہیں
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اور ابطال اس سے لیکر جواب تک نہ ہوا اونکی تکفیر کے چھپ کر
شائع ہو گئے تا آنکہ مولوی عالم علی صاحب مرادآبادی و مولوی عبد الرحمن صاحب پانی پتی سے جنکا مستند
مسلم ہونا ہدایۃ المبتدعین سے ظاہر ہے اور مولوی محمد حسین صاحب دہلوی و جناب نواب صدیق حسن خان
صاحب بہادر اور مولوی مسعود صاحب دہلوی جو پیشوایان مولوی امیر حسن سہسوانی سے بھی فتویٰ

اگر انکی اپنے رسالون اور قیود مین ثابت کی ہو گیارہوان مسئلہ عصمت مصطلحہ یعنی
محافظت ضروری الابدی کا مانند محافظت انبیا کے واسطے غیر نبی کے ثابت کرنا خلاف شرع نہین ہے
اور عصمت کو خاصہ انبیا علیہم السلام کا ٹہیرانا باطل ہے یہ مسئلہ صراط المستقیم صفحہ ۳۱ مطبوعہ
میرٹھ مین ظاہر ہے اور مولوی اسمعیل صاحب اور مولوی بشیر الدین جی نے اسکی تائید کی ہے فائدہ
اہل سنت کے نزدیک عصمت خاصہ انبیا کا ہے یعنی محافظت ضروری الابدی کا مثل محافظت انبیا کے
غیر نبی کو ثابت کرنا جائز نہین تحفہ اثنا عشریہ مین ہے مذہب اہلسنت نیست کہ غیر نبی را
معصوم نیست اور دیگر ... تسلط شیطان بر انبیا ممتنع و مرتبہ ایشان عصمت نامند
انبیا ... اور ... مین معصومیت نزدیک اہل سنت
خاصہ انبیا ہے بارہوان مسئلہ ابطال نبوت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا اگر کسی
[illegible] یہود و نصاری کا کہ انکی نبوت نکرتے یہہ عقیدہ طائفہ امیریہ کا ہے مناظرہ
احمدیہ کے صفحات مین بھی لکھا ہے فائدہ اہل اسلام کے نزدیک نبوت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا
توریت و انجیل مین اور پھر باقی رہنا توریت و انجیل مروجہ مین جو اسوقت کے اہل کتاب کے پاس
موجود مین باوجود پھر گو بہت تحریف کے بھی ثابت ہے اور انکار و جحود علماء نصاری و یہود کا
عمداً ہمیشہ تھا بغرض حق پوشی کے کلام مجید مین موجود منکر مردود النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ
الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ الآیہ تیرہوان مسئلہ
غیر انبیا کو بعد القا کے بھی کلام حقیقی ہی ہو صراط المستقیم صفحہ ۱۰۵ اسکی تصریح ہے فائدہ
اہل سنت کے مذہب مین کلام حقیقی ہونا الہام کا خاصہ نبوت کا ہے تفسیر عزیزی وغیرہ سے ثابت ہے

دوہواں مسئلہ جناب سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام کو اپنا حال
اللہ تعالی اور اپنے قبر و آخرۃ میں کیا معاملہ کریگا معلوم تھا یہہ مسئلہ تقویۃ الایمان میں مذکور
ئدہ اہل اسلام کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو حال تفصیلی و یقینی فرمبارک
زخ و کمالات آخرۃ کا بخوبی معلوم تھا اور آپ مطمئن تھے اور یقین کہتے تھے ساتھہ حاصل ہونے
ن کمالات کی جو واسطے آپکے عطا ہو چکے مگر ظہور انکا قیامت میں ہوگا تفصیل اس مسئلہ کی حفا
ح شفا و شرح عقائد نسفی وغیرہ میں ہے اسیطرح جملہ انبیاء ما سوا انکے تھے پندرہواں مسئلہ
رت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنی صاحبزادی حضرت سیدہ رضی اللہ تعالی عنہا کو لو اللہ تعالی
یہاں کچھہ کام آئینگی پھر دوسرے کی کیا کام آئینگے یہہ مسئلہ تقویۃ الایمان میں مذکور ہی بدلیل
یث یا بنی ہاشم انقذوا انفسکم من النار الخ کے حضرت پر افترا کیا اور لکھدیا کہ حضرت نے فرمایا
مشکل کام آونگا تمھارے اللہ تعالی کے یہاں کچھ فائدہ اہل اسلام کے نزدیک یہہ عقیدہ کہنا کہ حضرت
اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے اہل بیت کے بھی خدا کے یہاں کچھہ کام آئینگے باطل ہے کیونکہ آپ شفیع مذنبین
رحمۃ اللعالمین ہیں اور بطور خاص وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ہیں ایک ایک اپنے امتی کے کام آئینگے چہ جائیکہ
بیت کرام کے سولہواں مسئلہ شفاعت انبیاء کرام و اولیاء عظام کی درگاہ الہی میں
الرحم قرابت یا علاقہ دوستی یا حمایت یا بوجہ اس شخص کے سند عادو عرض حاجت کے ہوکر
شفاعت کا ہونا ممکن ہے اسکی یہہ معنی ہیں کہ حق سبحانہ خود کسی گنہگار پر بشر طیکہ ہمیشہ کا
گار نہو اور گناہ پر شرمندہ ہوا ہو اوسکی شفاعت و حمایت کا خواستگار بھی ہو تو رحم کہاکر
ولزنا چاہیگا مگر باین لحاظ کہ گنہگار کے دل سے کہیں قدر حکم کی نہ گھٹ جاے او س گنہگار کی خطا

سبب سے ڈر نہ کرسکیگا تو بندگان مقرب جو اوسکی مرضی پاکر شفاعت کرینگے اور حق بجانب ہے

ظاہر مین شفاعت کا نام کرکے مجازاً کہدیا ہے پس شفاعت فقط حیلہ ظاہری ہے وبس یہہ ہے بند تقویۃ الایمان

مین یعنی جو تھوڑی سی تقریر ہے مین شفاعت کی تین صورتین نکالکر اور شفاعت محبت اور شفاعت وجاہت مین

محبوبان حق سبحانہ کی محبوبیت اور وجاہت شانیکی اپنی طرف سے جہوٹی قیدین بڑہاکر اور اونپر بنا

فاسد پر شفاعت محبت وشفاعت وجاہت کو محال ٹہیرا کر تیسری صورت شفاعت بالاذن کو بہت

قیود وشروط وتحقیقات سے ممکن قرار دیکر لکھا ہے کہ جس نبی ولی کی شفاعت کا قران وحدیث مین ذکر ہے

اوسکے بھی یہی معنی ہین اور مولوی حیدر علی ٹونکی اور مولوی تقی دہلوی وغیرہ احباب تقویۃ الایمان

کی قیدون نکر سکنے وغیرہ کے درپے تصحیح وتجویز واثبات کے دربار حق سبحانہ مین اپنی رسالون مین

ہوئے ہین **فائدہ** اہل سنت کے مذہب مین اوس شفاعت کے جسکا قرآن وحدیث مین ذکر ہے

یہی معنی نہین ہین یہہ جائیکہ انحصار ہو اسی صورت مین اسواسطے کہ تحقیق اس قسم شفاعت کے

دربار الہی مین محال ہے ہان جو کوئی معاذ اللہ ڈرنا اور جہل اور عجز وغیرہ اور نسیان

اور کذب ہونا خدا تعالی کا ممکن وجائز جانتا ہو جیسے مولوی اسمعیل صاحب اوسکے

نزدیک اس قسم کی شفاعت ممکن ہو تو ہو علاوہ بران یہہ صورت فی تحقیقہ شفاعت کی نہیں

محض دہوکہ ہے اسیواسطے تقویۃ الایمان مین بھی شفاعت کا ظاہر مین نام رکھدیا ہے اور دربارہ

احادیث کے جو شفاعت ثابت ہے اوسکی یہہ صورت ہے کہ جمیع اولین وآخرین گھبرا کر انبیا سابقین کے

پاس درخواست لیجائینگے پھر آخر حضور شفیع المذنبین کے دربار مین حاضر ہونگے اور استدعا شفاعت

کی کرینگے چونکہ آپ بہت رؤف ورحیم ومحبوب کریم ہین چنانچہ فرمایا اللہ جل مجدہ نے لقد جاءکم

رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف رحیم ؀
بحال اونکی شفاعت کے اپنے پروردگار کی محبت وعنایت پر بھروسا کرکے بمقتضاے عطاء
وعدہ سابق حق سبحانہ کے بمصداق ولسوف یعطیک ربک فترضی کمال اطمینان سے
انا لہا انا لہا فرماوینگے اور حق تعالے کے دربار مین جانیکا اذن جدید لیکر حق سبحانہ کو رو
سجدہ کرینگے ازانجا کہ آپ محبوب حق ہین اور حق تعالی کو آپکی رضامندی ہر طرح مطلوب ہے
ارشاد فرماویگا ارفع راسک یا محمد سل تعطہ واشفع تشفع اسطرح اول
شفاعت کا ظہور ہوگا پھر بتوسل جناب شفیع المذنبین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اہل بیت کرام
اور صحابہ عظام اور اولیاء وحفاظ بھی مرتبہ بمرتبہ اپنی قرابت دارون اور دوستون کی واسطے
اداے حق قرابت ودوستی کے شفاعت کرینگے اور اہل سنت کے نزدیک یعنی شفاعت عام لوگونکے
حق مین جائز ہے تخصیص کسیکی نہین ہے جو مسلمان ہمیشہ گنہگار ہین اور بے توبہ کیے مرگئے ہین مگر
خاتمہ انکا ایمان پر ہوا ہے انکی بھی شفاعت ہوگی پس وہ جو تقویۃ الایمان مین مثال شفاعت بالاذن
مین لکھدیا ہے کہ اوس نے اوس چور کی حمایت نہین کی کہ اوس کا قرابتی یا آشنا ہو یا اوسکی
حمایت اوسنے اوٹھائی کیونکہ وہ تو بادشاہ کا امیر ہے نہ چورونکا سنگاتی جو چور کا حامی
بنکے اوسکی سفارش کرتا تو آپ ہی چور ہو جاتا فقط سو یہ بات محض گستاخی اور اہانت جناب
شفیع الامم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور دیگر دوستان حق سبحانہ کی بی ادبی وعداوت پر مبنی ہے
چنانچہ اسی قسم کی گستاخیون اور اہانتون کے باعث صاحب تقویۃ الایمان کی تکفیر پر کتاب تحقیق الفتوی
مین مولوی فضل حق خیرآبادی نے فتوی دیا اور مولوی رشید الدین خان صاحب وغیرہ اکابر علماے دلی نے

تحقیق الفتوی کو سمجھکر ہی دستخط و مواہیر کیا اور مولوی اسماعیل کی حیات مین وہ مشہور ہو گیا
تیرہوان مسئلہ شفاعت سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یقینی نہین ہے ظنی ہے
ابھی مرتبہ شفاعت کا حضرت کو عطا نہین ہوا ہی جسکو اللہ تعالیٰ چاہیگا اسکو شفاعت دیگا
تقویۃ الایمان وغیرہ سے یہہ قول ثابت ہے **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک عطا ہو چکنا شفاعت کا
آپکو دنیا مین ثابت ہی اور پھر مطابق اوسکے ظاہر ہونا اوسکا وقت درخواست اولین و آخرین کے
اور حاصل ہونا اوس جدید کا روز قیامت کے بھی کتب اہل سنت سے ثابت ہے جیسے حوض کوثر
آپکو عطا ہو چکا مگر ظہور اوسکا قیامت کو ہوگا انا اعطیناک الکوثر دعوی کی دلیل ہے ایسے ہی
شفاعت کا ہی حضرت فرماتے ہین اُعْطِیْتُ الشَّفَاعَةَ الخ اور دوسری حدیثون سے بھی
یہہ مطلب ثابت ہے لیکن ظہور اس عطا کا قیامت مین ہوگا **اٹھارہوان مسئلہ** حیات مثل حیات
دنیا کے سماع سلام و کلام و جواز استمداد مین ثابت کرنا واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تمام انبیا علیہم السلام کے جائز نہین ہے معاذ اللہ انبیاء کرام بھی مرکر مٹی مین مل جاتے ہین تقویۃ الایمان
بیچ نقل ایک حدیث کے اپنی طرف سے سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نقل کرکے یہ فقرہ الحاق کر دیا
ہے یعنی مین بھی ایکدن مرکر مٹی مین ملنے والا ہون اور مسائل اربعین مین بھی مولوی اسحق
نے انبیا سے مثل حیات دنیوی کے انکار کیا ہی **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک حضور سرور عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور سب انبیاء کرام کے واسطے برزخ مین حیات جسدی حقیقی مثل حیات
دنیوی اور سماع سلام و کلام زائرین کی ثابت ہی اور اسپر اجماع امت کا ہی اور انبیا علیہم السلام کے
جسد مطہر کا زمین کو کھانا حرام ہے حدیث شریف مین ہی اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ

تا کل اقتصاد الانبیاء جذب القلوب و شرح سفر السعادت وغیرہ کتب مشہورہ مین یہہ بیان ثابت ہے

انیسوان مسئلہ اثبات معجزہ غیب دانی کا واسطے آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے اگرچہ

بتصریح اعتقاد تعلیم حق سبحانہ ہونہ بالذات و بالاصالۃ کفر ہی یہہ مسئلہ تقویۃ الایمان غیرہ سے

ثابت ہے، فائدہ اہل اسلام کے نزدیک معجزہ غیب گوئی و غیب دانی کا واسطے آنحضرت صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم کے بتعلیم علام الغیوب حق و ثابت ہی اور خاصہ حق سبحانہ کا غیب دانی بالذات و بالاصالۃ ہے

جسکا اثبات غیر کے لئے بلا تعلیم حق تعالی کے کفر ہے وہ بحث سے خارج ہی مدارج النبوۃ میں ہے

از جملہ معجزات باہرہ وی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بودن آنست مطلع بر غیوب خبر دادن بانچہ

حادث خواہد شد از کائنات و علم غیب اصالۃ مخصوص ست بہ پروردگار تعالی و تقدس ہرچہ

بر زبان رسول و بعض از تابعان وی ظاہر گردیدہ است بوحی ست یا الہام اور شرح خفاجی

وغیرہ سے بھی یہہ بیان ثابت ہی پھر یہہ کہنا کہ خواہ یون سمجھی خواہ یون سمجھی سر طرح شرک ہی گمراہی

محض ہی بیسوان مسئلہ واسطے زیارت روضہ مقدسہ منورہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم اور دیگر محبوبان حق سبحانہ کے دور سے سفر کرکے جانا داخل شرک ہی نعوذ باللہ ایمان میں

دور دور سے سفر کرنیکو واسطے زیارات کے شرک مین داخل کیا اور لکھا کہ پیر و پیمبر کی قبر

در کھوٹ دیہی کا تھان و چلہ اسمین سب برابر ہے خواہ یون سمجھی خواہ یون سمجھو فائدہ اہل سنت کے

نزدیک سفر مدینہ طیبہ کا واسطے زیارت رسول مقبول شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم کے باتفاق و اجماع ائمہ دین کے افضل طاعات اور اجل قربات سے ہی اور سفر کرنا واسطے

زیارات اولیاء کرام کے بھی مذہب صحیح جمہور علماء دین کے نزدیک مستحب ہے احیاء العلوم اور

مرقاۃ و عینی العلم وغیرہ شرح صحیح بخاری شریف وغیرہ سے ثابت ہی **اکیسوان مسئلہ** تعظیم برکات و آثار شریفہ محمدیہ حق سبحانہ شرک ہی خواہ یون سمجھے خواہ یون سمجھے تقویۃ الایمان وغیرہ سے یہہ مسئلہ ثابت ہی **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک تعظیم آثار و تبرکات سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اور اونکی نائبون کے موجب برکت دنیا و دین ہی اور سلف صالحین سے منقول اگرچہ ساتھہ دلیل قطعی کے اون تبرکات کا ثبوت نہو تا آنکہ وہ موی شریف جو شاہ عبدالرحیم صاحب دہلوی والد ماجد شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کو خواب مین عطا ہوے تھے اونکے خاندان مین اونکی زیارت ہر سال بکمال تعظیم ہوا کرتی تھی چنانچہ انفاس العارفین وغیرہ تالیفات شاہ ولی اللہ صاحب اور فتوی شاہ عبدالعزیز صاحب وغیرہ سے ثابت ہی اور نیز استحباب تعظیم مثال نعل شریف کی اکثر دینی مسائل نیل اور مدارج النبوۃ اور فتح المتعال وغیرہ مین مروی ہی تا آنکہ کتاب تلقی بالقبول وغیرہ رسائل مین جو باہتمام نواب صاحب معزول ٹونک کے چہپی اور مشہور ہوی ہین اس مسئلہ کی تصریح ہی **بائیسوان مسئلہ** اثبات سماع و شعور ارواح موتی کا واسطے سلام و کلام زائر قبر کے مخالف قرآن و اجماع کے ہی یہہ مسئلہ تفہیم المسائل مولفہ مولوی بشیرالدین قنوجی مین لکھی ہی صفحہ ۳۹ پر لکھا ہی **فائدہ** اہل سنت کے مذہب مین شعور اور ادراک و سماع ارواح کا کلام و سلام اوسکو ثابت ہے مرقاۃ مین بھی یہہ امر مذکور ہی اور جامع البرکات مین ہی کہ منکر ادراک و سماع ارواح موتی کا جاہل اور منکر دین ہے اور تفصیل اس مسئلہ کی شرح برزخ اور جذب القلوب اور تفسیر عزیزی وغیرہ مین ہے **تیئیسوان مسئلہ** تصرف ثابت کرنا واسطے اولیاء کرام کے شرک ہی اگرچہ یہی سمجھے کہ اونکو یہہ طاقت خدا تعالی نے بخشی ہی بالذات و مستقل نہین تقویۃ الایمان

مین یہہ مسئلہ جابجا مذکور ہی از انجملہ بحث تصرف میں ... بعض عوام الناس کہتی ہین اولیاء
وانبیاء وشہیدون کو عالم مین تصرف کرنیکی قدرت ہی سو یہہ بات غلط ہی بلکہ کسی کام مین
نہ بالفعل اونکو دخل ہے اور نہ اوسکی طاقت رکہتی ہین اور بحث نیاز مین ہی وہان اللہ کے
سوا کوئی ہی اور نہ کسی کا یہہ نام اور اگر کسی کا یہہ نام ہی تو اوسکو کسی کاروبار مین کچہہ دخل
نہین یہہ سب خیال ہی خیال ہے اس نام کا کوئی شخص وہان مالک ومختار نہین جو ان
کامون کا مختار ہی اوس کا نام اللہ ہی محمد یا علی نہین اور جن کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا
مختار نہین اور فصل پانچوین شرک فی العادۃ کے بیان مین ہی اللہ کے سوا جو اور لوگون کو
پکارتے ہین سو اپنے خیال مین عورتونکا تصور باندہتے ہین پہر کوئی حضرت بی بی کا
نام ٹہیر الیتا ہی کوئی بی بی آسیہ کوئی بی بی اوتاولی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری
کوئی سیتلا وکالی وہان حقیقت مین نکوئی عورت ہی نہ کوئی مرد محض خیال ہے اور
شیطان کا وسواس فقط **فائدہ** اہل سنت کے نزدیک تصرف اولیاء کرام کے لئے ثابت ہے
مقام افسوس ہی کہ خود صاحب تقویۃ الایمان پہلے صراط المستقیم مین لکہہ چکے ہین نسخہ مطبوعہ
میرٹہہ کے صفحہ ۱۱۲ پر ہے اصحاب این مراتب عالیہ وارباب این مناصب رفیعہ ماذون
مطلق در تصرف عالم مثال وشہادت میباشند الخ اور اوسی مین ہے قطبیت وغوثیت و
ابدالیت وغیرہا از عہد کرامت عہد حضرت مرتضی تا انقراض دنیا ہمہ بواسطۂ ایشان ست ودر
سلطنت سلاطین وامارت امراہمت ایشان را دخلی ست کہ بر سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست
الخ صفحہ ۱۲۴ صراط المستقیم مطبوعہ میرٹہہ جای غور ہے کہ ... کو اپنی خبر تک نہیں کہین موجد

ہین بالفرک بمصداق قول مشہور ٥ کہ بت شکنی گاہ بسجد زنی آتش ✤ از مذہب توقع
بر و مسلمان گلہ دارد ✤ چوبیسوان مسئلہ باقی رہنا امداد و فیوضات و توجہات و تصرفات
اولیاء اللہ کا واسطے زائرین کے بعد انتقال اولیاء اللہ کے محال ہے تفہیم المسائل کے صفحہ ۲۲
مین بھی موجود ہے، فائدہ اہل اسلام کے نزدیک جسطرح ثبوت کرامات و تصرفات و امداد و
فیوضات کا حالت حیات مین واسطے اولیاء کے جائز و واقع ہے اسیطرح بعد انتقال کے بھی جائز
و واقع ہی تفسیر عزیزی سے ثابت ہے پچیسوان مسئلہ غلاف و پردہ سے قبور کا چھپانا واسطے
تکریم اہل قبور کے شرک ہی خواہ پیغمبر علیہ السلام کی قبر ہو یا کسی ولی کی پہر خواہ یون سمجھے خواہ
یون سمجھے یہہ مسئلہ تقویۃ الایمان سے ثابت ہے، فائدہ اہل اسلام کے نزدیک شرک و کفر اور حرام کہنا بھی
باطل ہے بلکہ محققین نے اوسکو جائز و مستحب لکہا ہی ردالمحتار حاشیہ درمختار وغیرہ مین اسکی
تصریح ہی چھبیسوان مسئلہ استمداد و استغاثہ کو واسطے زائرین کے وقت زیارت نبی و ولی کے
بعض شرک بعض حرام بالاجماع بتاتے ہین چنانچہ تقویۃ الایمان وغیرہ سی شرک ہونا ثابت فائدہ
اہل سنت کے نزدیک استمداد و استغاثہ جناب سرور عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم بالاجماع جائز
و مستحب ہے اور اولیاء کرام سے بھی بموجب تحقیق محققین کے درست ہے جذب القلوب و شرح برزخ
و جامع البرکات وغیرہ مین بھی اسکی تحقیق کی ہے ستائیسوان مسئلہ بقاء شرف
و برکت روز دوشنبہ یا ماہ ربیع الاول کا قائل ہونا بوجہ ظہور نعمت ولادت باسعادت حضرت
ختم رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کے اور مجلس ذکر مبارک مولد شریف منعقد کرنا بدعت ضلالت ہے
یعنی مولود شریف کی تشبیہ نصاریٰ کے بڑے دن کے ساتھہ اور روز جنم اشٹمی ولادت کنہیا کے

ساتھہ دیتا ہی اور عاملین و مجوزین عمل مولد کو لہابیہ [illegible] بتاتا ہی
کوئی کہتا ہی کہ صحیفہ مذہب قابل اسکے ہی کہ سند اسکی [illegible] تک پہونچائی جاوی کوئی
عاملین مولد کو گروہ ضلالت لکھتا ہی کوئی اس عمل کو مخترع ضالین کہتا ہی اور لکھتا ہی کہ
اسمین تغییر دنیا و دین لعہد کا ہی کوئی مولد خوانی کی ہنود کی کتھا کے ساتھہ تشبیہ دیتا ہے
فائدہ اکابر اہل سنت نے تصریح استحسان مجالس ذکر مولد شریف کی عموماً اور بقاء شرف و برکت
ولادت باسعادت کی ایام ربیع الاول شریف مین خصوصاً یادی ہے چنانچہ اقوال ملا علی قاری
و شیخ عبدالحق محدث دہلوی و محمد طاہر صاحب مجمع البحار و امام جزری صاحب حصن حصین اور ابن حجر مکی
اور ابن حجر عسقلانی اور امام سخاوی و علامہ ابوالطیب مالکی و حافظ ابو شامہ و برہان الدین حلبی
و شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالرحیم صاحبان وغیرہم سی بخوبی ثابت ہی اور کتب مین چھپکر خوب مشتہر
ہو چکی ہے حاجت تفصیل نہین ہے، **فائدہ جلیلہ** ہمارا علیہ فاتحہ دینا کرو اور سبیل لگانیکو
بنام قرۃ العین جناب رسول الثقلین حضرت سید الشہداء امام حسین علیہ السلام و دیگر شہداء
کربلا معلی کی کہ ایام محرم شریف مین مروج کافہ اہل اسلام ہے اور فاتحہ گیارہوین شریف کو
بنام جناب حضرت غوث الثقلین محبوب سبحانی رضی اللہ تعالی عنہ کے جو منقول از اولیاء کرام ہے
مطلقاً ہر طرح موجب ضلالت بتاتی ہین چنانچہ مولوی امیر احمد کے فتوی مندرجہ ہدایۃ [illegible]
[illegible] ہی کے ساتھہ اور روای اسکے بھی مانند مذمت مجلس مولد شریف کے ثابت ہے
قطع نظر اسکے کہ حکم مولوی امیر احمد کا بموجب اقوال علماء اہل سنت کے دربارۂ مذمت مولد شریف
اور اثبات ضلالت و ممانعت فاتحہ نیاز حضرت امام حسین اور فاتحہ گیارہوین کے جو عموماً در مطلق

کیا اللہ ... ... بالکل محض ہے اس رسالہ مختصرہ مین اسکی رد کے
واسطے قول مولوی خرم علی ... اسماعیلیہ کا وہ جو نصیحۃ المسلمین مین ہی جسکی تعریف
ہدایۃ المبتدعین مین بھی لکھی ہے واسطے الزام کے کافی ہی کہ نصیحۃ المسلمین کے صفحہ ۲۰ پر
لکھی ہین قسم دوسری جیسے حاضری حضرت عباس کی صحنک حضرت فاطمہ کی گیارہوین
عبدالقادر جیلانی کی مالیدہ شاہ مدار کا سہمنی بوعلی قلندر کی توشہ شاہ عبدالحق کا کرنا
اس نیت سے کہ یا حضرت تم ہمارا کام کردو تو حرام ہے اور نہایت بدہی اور صفائی شرک ہے
چنانچہ اوسکا حال خوب بیان ہوچکا ہی اور اگر منت نہین ہے صرف اونکی روح کو ثواب
پہونچانا منظور ہی تو درست ہے **اٹھائیسوان مسئلہ** نماز تراویح پڑہنا برا ہی یہہ مسئلہ
مجموعہ کتاب اعتصام السنۃ مین کو ہی جو مطبع نور کانپور مین سبعی اکابر اسماعیلیہ چھپا ہی اور
حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ سے جو مروی نعمت البدعۃ ہذہ
اوسکے معنی صفحہ اٹھانوی پر یون لکھی بری بدعت ہی تراویح روایت کیا اسکو بخاری نے
فقط چونکہ ضلالت وجہالت اوس اسماعیلی کی بیان سے ہرشخص پر ظاہر ہوگئی تب اوسہ اسماعیلیہ نے
یہہ مذہب اختیار کیا کہ تراویح سنت نہین پڑہی تو بہتر ورنہ متاخرین کے نزدیک نہین مستحب ہے
نفل صرف آٹھہ ہی رکعت ہین بیس رکعت پڑہنی مین مخالفت آنحضرت کی لازم ہے یہہ مسئلہ
بھی رسائل وہابیہ سے ثابت ہے **فائدہ** حسب تحقیق محققین اہل سنت کے تراویح سنت
موکدہ ہین اور وہ بیس رکعت ہین اور یہی مذہب جمہور علما کا ہی درمختار وغیرہ کتب
فقہ و حدیث سے ثابت ہی **اونتیسوان مسئلہ** مدار شرک کا اعتقاد الوہیت غیر حق سمجہا ہے

نہین ہے بلکہ باوجود اقرار کلمۂ توحید کے بھی جو کوئی براہ لیے ۲۵

اونکی قبر و تبرک کو سجدہ کرے یا طواف کرے یا بوسہ دیوے یا ہاتھ باندھ کر کھڑا ہووے

وہ بھی مشرک ہے اگرچہ فاعل ان افعال کا نبی کی الوہیت کا اور تعظیم ذاتی کا قائل نہو

بلکہ اون کو صرف نبی ہی کہتا جانتا ہو اور اونکی تعظیم کو موجب خوشنودی حق

سبحانہ کا مانتا ہو یہہ عقیدہ تقویۃ الایمان کے مواضع متعددہ سے ثابت ہے **فائدہ**

اہل اسلام کے نزدیک شرعاً مشرک وہ ہے جو تعدد خدا تعالی کا قائل ہو اور کلمۂ توحید

و اعتقاد حقیت وحدانیت اللہ تعالی کا منکر ہو جیسا کہ کتب عقائد سے ثابت ہے اور

افعال مذکورہ میں جو بڑا فعل سجدہ ہے وہ بھی علی الاطلاق شرک نہین خود مولوی

اسحق دہلوی مائۃ المسائل مین لکھتے ہین کہ سجدۂ قبر بہ نیت تعظیم حرام اور بہ نیت عبادت

شرک ہے جب سجدہ کا یہہ حال ہے تو بوسہ قبر و غیرہ امور جن کا منتہی کراہت ہے علی الاطلاق

شرک ٹھہرانا صریح البطلان ہے اور ہاتھ باندھکر کھڑا ہونا جناب سرور عالم صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم کی قبر مبارک کے سامنے مستحب ہے فتاوی عالمگیری وجذب القلوب وغیرہ مین تصریح

اسکی موجود ہے پس شرک کہنا مردود ہے **تیسوان مسئلہ** جو امر سوائے سنت رسول

علیہ السلام ہے وہ بدعت ہے اور ہر بدعت سے اصل ایمان مین خلل آجاتا ہے مثل شرک کے

یہہ مسئلہ شروع تقویۃ الایمان مین موجود ہے **فائدہ** اہل اسلام کے نزدیک اتباع

سنت رسول مقبول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا بھی لازم ہے اور علاوہ اُنکے اقوال و

افعال اہل بیت اطہار و خلفاء کرام و صحابۂ عظام کا بھی اتباع لازم ہے اگرچہ وہ امر

امر خاص سنت [illegible] ت نہو اسیطرح جو امر کہ فقہاء کرام اور اولیاء عظام نے
مستحسن جانا ہو اگرچہ سنت آنحضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نہو وہ بھی موجب ثواب و برکت ہے
پس بدعت ضلالت وہ ہی جو اصول شریعت سے خارج ہو اور مزاحم و مخالف سنت کے ہو
کیمیاء سعادت وغیرہ کتب مشہورہ اہل سنت مین اسکی تصریح ہی خلاصہ یہہ کہ جن معنی کے
رو سے ہر بدعت بری ہی یعنی مغائر و مخالف سنت آنحضرت کے اوس معنی کے رو سے
خلفاء و اہل بیت و صحابہ فقہاء و اولیاء کے مستحسنات کو بدعت کہنا درست نہین اور
جس معنی کر اونکے مستحسنات کو بدعت کہہ سکتے ہین یعنی علاوہ سنت خاص آنحضرت
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے سوا اس معنی کر ہر بدعت بری نہین ہے اسیواسطے حضرت عمر
رضی اللہ تعالی عنہ نے اہتمام و التزام جماعت تراویح کی تعریف مین نِعْمَتِ البِدْعَۃُ ہٰذِہٖ
فرمایا اور ایسا ہی اور صحابہ کرام اور ائمہ دین سے بھی ثابت ہی پس مجرد کسی امر کے
مسنون نہونے سے باوجود نقل کے اکابر دین سے اسکو کفر یا حرام ٹھیرانا اور اوسکے
عاملین کو گمراہ اور مبتدع اور بدمذہب کہنا بھی گمراہی ہے چہ جائی آنکہ خارج از اسلام
اور مخل انداز اصل ایمان ٹھیرانا بالجملہ اسماعیلیہ کے عقیدہ کے رو سے تمام ائمہ دین اور
اکابر کاملین بدعتی اور مشرک ٹھیرتے ہین یہی دلیل ہے وہابیہ اسماعیلیہ کے گمراہی اور
بیدینی کی اور اپنی حماقت سے اسقدر نہین سمجھتے کہ جب عامہ مسلمانان الحقین حرمین
شریفین اور دیگر بلاد مسلمین کے بسبب اتباع سلف صالحین کے اور سلف سابقین بسبب
استحسان اون مستحسنات و بدعات حسنہ کی معاذ اللہ تعالی گمراہ اور بدمذہب اور مشرک

اور بے ایمان ٹھیرے پھر شیخ عبدالوہاب نجدی اور مولوی اسمٰعیل دہلوی اور ان کے
اتباع کے دین کا سلسلہ کیونکر ثابت رہ سکتا ہے اصل بات یہی ہے کہ وہابیہ دینداری کے
پردہ میں دین کی جڑ کھودنا چاہتے اور انبیاء و اولیاء کی شان میں گستاخی سے پیش
آتے ہیں اور اپنے دین اور سب مسلمین کو گمراہ ٹھیراتے ہیں اللہ تعالی سب مسلمانوں کو
اونکی گستاخیوں سے محفوظ رکھے آمین فقط

تقریظ رسالہ جناب چودھری محمد سعید الدین حسین صاحب دام حشمتہ رئیس

الحمد للہ العلی الشان المتعالی عن الجہۃ والمکان القدوس المستحیل علیہ ان یکون علی صورۃ
الانسان المنزہ من ان یتصف بالمعائب من الکذب وسائر وجوہ النقصان ہو الذی
قد انزل بسبع قراءات متواترات کتابہ المجید الذی من اتبع محکماتہ التی ہن ام القرآن
ووقف عند المتشابہات الیہ تعالی فہو کامل الایمان ومن خاض فی متشابہاتہ واعرض
عن المحکمات فصار وقع فی الزیغ والطغیان فطوبی لمن سلک فی طریق تحقیقہ بنور العلم
والعرفان وویل لمن فسرہ برایہ بغیر علم فلیتبوء مقعدہ من النیران والصلوۃ والسلام
علی انبیائہ الذین قد اختصوا بالعصمۃ الفطریۃ والوحی الباطنی والمکالمۃ التحقیقیۃ وغیر
ذلک من الصفات التی لا یتصف بہا غیرہم من الانس والجان الذین ہم احیاء فی قبورہم
کالحیاۃ الدنیویۃ بالجسد والروح فوق حیاۃ الشہداء اذ لیس موتہم الا انتقال من مکان
الی مکان خصوصا علی حبیبہ الملقب برحمۃ للعالمین شفیع المذنبین بالیقین افضل الخلائق
اجمعین الذی ہو رسول آخر الزمان الذی ختم اللہ بہ النبوۃ فلا یمکن بعدہ نبی فضلا از کونہ

ثم الآية مثل ارسلان الكبير للذي صفة نبوته كما سمه في ليث الاسر ائيليات مع انهم حرفوها
بالزيادة والنقصان واخراجهم عن ذلك وان استيقنت بها انفسهم قد كان من العناد
الشديد الا ان اظهره الله على عمه فاخبرهم بتعلمه مما يكون الى يوم القيمة او كان واعطاه الكوثر
والشفاعة ووعد له ارضاه وبعثه المقام المحمود والى ما هو ارفع بجميع مقامات الجنان حسرى
لمن آمن به وصدقه مما جاء به واتبعه واحبه حبا يزيد على محبة النفس وساير الخلائق وويل
لمن استخف واهان بشانه او شان احد من الانبياء فقد كفر وصار مبغوض الرب الديان
وعلى آله واصحابه واوليا امته الذين شرفهم الله تعالى بكرامات والتصرفات في العالم بعونه
والامتنان وعلى علماء شريعته الذين بذلوا جهدهم في احكام الدين وترويج احكام الايمان
في ساير البلدان فما زاده حسنا فهو عند الله حسن كما هو محقق عند اهل الحق والايقان
اما بعد فيقول العبد الضعيف المسكين سديد الدين ختم الله تعالى له بالصدق واليقين لا يخفى
على اهل العلم والتقى ان الفرقة الوهابية التي اعتقدوا انهم هم المسلمون وان من خالف اعتقادهم
هم المشركون قد تصدوا لاشاعة مذهبهم سرا وجهارا وصنعوا ودونوا في عقائدهم الفاسدة
ومسائلهم الكاسدة كتبا واسفارا ضلوا واضلوا بها العوام كالانعام فوجب زجرهم
واظهار مكائدهم ليتميز النور عن الظلام فلما رد علماء الذين ايدوا الدين بابطال وساوسهم
القبيحة وسعوا في اعانة المذهب الحق والمسائل الصحيحة فما جادوا منهم قولا وفعلا يخالف الجمهور الا رد
والبطلوه والفوا رسائل في تائيد قول الحق واثبوه معتمدا منهم من تذكر مسائلهم الباطلة و
يحرف عند من لا العلم حقيقة الحال ولا يعرف فاراد من هو موصوف بالمحاسن الجلية والاخلاق

الحسنة والخصال الجميلة المؤيد بحماية الدين القويم والتجنب عن المذهب الباطل السقيم ھو

فخر آبائه والاجداد واكرم اقرانه بالصلاح والسداد اعظم خلاني وخلص اخواني الرئيس

ابن الرئيس محب العلما عمدة الامرا عاشق رسول الثقلين محمد سعيد الدين حسين صانه الله تعالى

عن الفقر والشين ان يشتهر فيها بين المسلمين في الآفاق لكي لا يتطرق احد منهم لاخفاء

مذهبهم من النفاق والشقاق فجمع عمدة مسائل من مذهبهم بحوالة كتبهم في هذا الكتاب الا انه

قد اجاد في تاليفه واصاب ذكر فيه مسائل الوهابية اهل الشناعة واشار في بيانها بجانب تفقه

لاهل السنة والجماعة فيه مطالب جزيلة وفوائد الكتب الطويلة اللهم اجره في الدارين جزاء

يكون له مسئولا وانفع بهذا الكتاب المسلمين واجعله مقبولا ونور قلوبنا يا ربنا ايمانا وعرفانا

واحفظنا من الذين اتبعوا الفتنة وخسروا خسرانا۔

تمت

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب مسمی بہ مسائل وہابیان گستاخ بتاریخ ۲۴۔ ماہ

ذیقعدہ ۱۲۹۵ ہجری مطبع افضل المطابع بدایون واقع کھیڑہ بزرگ میں باہتمام

مولوی محمد افضل علی کے طبع ہوئی فقط